آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

سبق۔۱۴

سرور عالم راز سرورؔ

تمہید:

مضامین کے اس سلسلہ کا سبق۔۱۴ پیش خدمت ہے۔اس سے قبل کے تین اسباق میں اُردو میں مستعمل تین ایسی بحروں پر گفتگو کی گئی تھی جو اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں ہماری شاعری میں استعمال کی جاتی ہیں (بحرمتقارب، بحرمتدارک، بحررَمل)۔ اسی سلسلہ کی چوتھی بحرِ ہزَج زیرنظر مضمون میں پیش کی جارہی ہے۔ بحرہزج اُردو کی مقبول ترین بحروں میں سے ایک ہے اور اس کی سالم اور مزاحف دونوں شکلیں کثرت سے نظر آتی ہیں۔ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ نے تقریباً دس ہزار غزلوں کا شماریاتی(statistical) تجزیہ کیا ہے اور اس کے بعدمختلف بحروں کا درجہ بہ لحاظ استعمال متعین کیا ہے۔انھوں نے اپنی کتاب: تفہیم العروض: میں لکھا ہے کہ بحرہزج اپنی مقبولیت کی بناپر اُردو میں دوسرے نمبر پر فائز ہے۔اس کا وقوع انھوں نے تقریباً بیس فیصد بتایا ہے گویا تخمیناً اُردو کی ہر پانچ غزلوں میں سے ایک غزل بحرہزج کی کسی شکل میں کہی گئی ہے۔اُردوغزلوں پر ایک سرسری نظر بھی اگر ڈالی جائے تو اس نتیجہ کی حتمی تو نہیں البتہ ایک حد تک تصدیق ہوسکتی ہے۔

اپنے قارئین سے ایک بار پھر التماس ہے کہ ان مضامین کو نہ صرف پڑھیں بلکہ نظرِ انتقاد واحتساب سے دیکھیں اور اپنی بے لاگ رائے سے راقم الحروف کو مطلع فرمائیں۔مضامین کی تیاری کی جملہ دُشواریاں جو بیشتر میرے امریکہ میں مقیم ہونے سے وابستہ ہیں بدستور سامنے ہیں۔لیکن ان مضامین کی تکمیل بھی ضروری ہے کیونکہ اوّل تو یہ کام اُس منزل کو پہنچ چکا ہے جہاں تک لاکر اس کو چھوڑ دینا ناقابل قبول ہے، دوم یہ کہ یہ معلومات فی زمانہ کمیاب ہیں اور روز بروز اس جنس بے بہا کے خریدار بازارِ ادب میں کم ہوتے جارہے ہیں۔کوئی دن جاتا ہے کہ :چراغ رخ زیبا: لے کر بھی ڈھونڈیے گا تو یہ موادنظر نہیں آئے گا۔علم عروض کی جانب فی زمانہ شعرا کی بے التفاتی

کچھ تو آج کی مشینی زندگی کی تگ ودَو کی مرہونِ منت ہے اور کچھ خود علم عروض کی دُشواریوں اَور تکنیکی پیچ وخم کی زائیدہ ہے۔ کچھ یہ بھی ہے کہ عام شاعر کو ایسی نزاکتوں اور باریکیوں میں دلچسپی نہیں ہے اور یہ علم اب: خواص: تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے! چنانچہ اس کم التفاتی کے پیشِ نظر اپنے دل کو یہ کہہ کر سمجھانا پڑتا ہے کہ

اے رآز شعرِ خاص ہے سرمایۂ ادب	تکلیفِ اِلتفات نہ دے ذوقِ عام کو

(رآز چاندپوری)

☆☆☆☆☆☆☆

بحر ھَزَج

ھزج۔۱: تفعیل

بحر ہزج سالم مثمن کی تفعیل حسب ذیل ہے:

مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن

ھزج۔۲: زحافات

بحر ہزج کا بنیادی افاعیل **مُفاعیلُن** ہے۔اس کے زحافات کی تعداد میں ماہرین عروض کے مختلف اقوال ہیں جن سے ایک عام قاری تذبذب میں پڑ جاتا ہے کہ کس کو صحیح سمجھے اور کس کو غلط۔ یہ صورتِ حال عروض میں عام ہے اور اس کی وجہ کہیں درج نہیں ہے اور نہ ہی سمجھ میں آتی ہے۔مثال کے طور پر ڈاکٹر جمال الدین جمآل کی کتاب :تفہیم العروض: میں مُفاعیلُن کے زحافات کی تعداد سترہ (۱۷) بتائی گئی ہے یعنی:

(۱) **مُفاعِلُن** (۲) **مُفاعیلُ** (بضمِ لام؛ لام پر پیش)

(۳) **فعو لان** (بہ سکون نون؛ نون پر جزم) (۴) **فعولُن**

(۵) **فعولْ** (بہ سکونِ لام؛ لام پر جزم) (۶) **فعَلْ** (بہ سکونِ لام؛ لام پر جزم)

(۷) فاعْ (بہ سکون عین؛ عین پر جزم) (۸) فَع (۹) مَفعولُن

(۱۰) مَفعولُ (بہ ضمِ لام؛ لام پر پیش) (۱۱) فاعِلُن (۱۲) مُفاعیلان

(۱۳) فَعِلان (۱۴) فَعلُن (۱۵) فاعِلان (۱۶) مَفعولان (۱۷) مُفاعِلان

اس کے برعکس حضرت یاسؔ عظیم آبادی کی کتاب: چراغِ سخن: میں فَعولان، فاعِلان اور

مُفاعِلان کو چھوڑ کر اوپر دیے گئے سب زحافات (یعنی چودہ۔۱۴) لکھے ہیں۔ساتھ ہی ان میں ایک نئے

زحاف مُفاعیلْ (بہ سکون لام) کا اضافہ کیا گیا ہے۔گویا: چراغِ سخن: کی تفصیل کے لحاظ سے مُفاعیلُن کے

درج ذیل زحافات ہیں:

(۱) مُفاعِلُن (۲) مُفاعیلُ (بضمِ لام؛ لام پر پیش) (۳) فَعولُن

(۴) فَعولْ (بہ سکونِ لام؛ لام پر جزم) (۵) فَعَلْ (بہ سکونِ لام؛ لام پر جزم)

(۶) فاعْ (بہ سکون عین؛ عین پر جزم) (۷) فَع (۸) مَفعولُن

(۹) مَفعولُ (بہ ضمِ لام؛ لام پر پیش) (۱۰) فاعِلُن (۱۱) مُفاعیلان (۱۲) فَعِلان

(۱۳) فَعلُن (۱۴) مَفعولان (۱۵) مُفاعیلْ (بہ سکونِ لام؛ لام پر جزم)

اس سے پہلے ان مضامین میں لکھا جا چکا ہے کہ ہم کسی ماہرِ فن سے اعراض نہیں کریں گے۔چنانچہ اوپر دی ہوئی دونوں فہرستوں کو ایک دوسرے میں ضم کرتے ہوئے اِن مضامین میں مُفاعیلُن کے زِحافات کی تعداد اٹھارہ (۱۸) مانی جائے گی، یعنی سترہ (۱۷) وہ زحافات جو فہرست اوّل میں لکھے ہیں اور اٹھارواں زحاف فہرست دوم سے مستعار اِضافی افاعیل مُفاعیلْ جو پہلی فہرست میں موجود نہیں ہے۔شاعری میں انھیں سالم اور مزاحف افاعیل کی مدد سے ایسے مختلف نقشے بنائے جاتے ہیں جو رَواں دَواں ہوں اور یہی نقشے بحرِ ہزج کی مختلف شکلیں

کہے جاتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ درج بالا سالم افاعیل اور زحافات سے بہت بڑی تعداد میں افاعیلی نقشے یا نمونے بنائے جاسکتے ہیں۔ان سب کا احاطہ اس مضمون میں نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی ضروری۔ بے شمار ایسے نقشے ہیں جن پر مشتمل کوئی غزل اُردو میں نہیں ملتی۔ بہت سے ایسے نقشے بھی ہیں جن میں شاذ و نادر ہی فکر کی گئی ہے جب کہ چند اوزان نہایت مقبولِ طبع ہیں اور ایک کثیر تعداد میں غزلیں انھیں اوزان میں کہی گئی ہیں۔ یہاں بحر ہزج کی صرف وہی شکلیں دی جائیں گی جو نسبتاً مقبول ہیں۔کہیں کہیں اتمام حجت کے لئے وہ اوزان بھی لکھ دئے جائیں گے جن کی کوئی مثال نہیں مل سکی۔سب مزاحف بحروں کے نام نہیں دئے جا رہے ہیں کیونکہ ان ناموں سے واقفیت ہمارے مقاصد کے لئے مطلق ضروری نہیں ہے۔

ہزج۔۳: بحر ہزج کی تفاعیل

نیچے بحر ہزج کی وہ تفاعیل دی جا رہی ہیں جن کو اُردو شاعری میں زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔کچھ تفاعیل تو نہایت مقبول رہی ہیں اور کچھ بہت کم۔ چند ایسی بھی نظر آئیں گی جن کی مثالیں باوجود تلاش بسیار نہیں مل سکیں لیکن بات مکمل کرنے کی خاطر انھیں دَرج کر دیا گیا ہے۔ یہاں شاید یہ کہنا نامناسب نہیں ہوگا کہ بحر ہزج میں ہی نہیں بلکہ دوسری کئی بحروں میں بھی ایسی تفاعیل ہیں جن کو غزلیہ شاعری میں کسی نے استعمال نہیں کیا ہے یا بہت شاذ کیا ہے البتہ: آزاد نظمیہ شاعری: میں ان کی مثالیں مل جاتی ہیں۔ ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ نے: تفہیم العروض: میں ایسی آزاد نظموں کی چند مثالیں دی ہیں۔ چونکہ زیر نظر مضامین کو غزلیہ شاعری تک ہی محدود رکھا گیا ہے اس لئے یہاں ایسی مثالوں سے گریز کیا گیا ہے۔جن اہل فکر و نظر کو آزاد منظومات کا شوق ہے وہ خود ہی تحقیق و تلاش سے ایسی مثالیں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) ہزج مثمن سالم (آٹھ رُکنی): مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن

(۲) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلان

(۳) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن

(۴) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلان

(۵) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن

(۶) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلان

(۷) ہزج سالم (دس رُکنی): مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن

(۸) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ فعولُن

(۹) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ فعولان

(۱۰) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ فَعولُن

(۱۱) مُفاعیلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ فَعولان

(۱۲) مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن

(۱۳) مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلاُن

(۱۴) مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن

(۱۵) مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلُن ؛ مُفاعِلاُن

(۱۶) مُفاعِلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ مُفاعِلُن ؛ مُفاعیلُن

(۱۷) فاعِلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ فاعِلُن ؛ مُفاعیلُن

(۱۸) فاعِلُن ؛ مُفاعیلُن ؛ فاعِلُن ؛ مُفاعیلاُن

(۱۹) مَفعولُ ؛ مُفاعیلُن ؛ مَفعولُ ؛ مُفاعیلُن

(۲۰) مَفعولُ ؛ مُفاعیلُن ؛ مَفعولُ ؛ مُفاعیلُان

(۲۱) مَفعولُ ؛ مُفاعیلُ ؛ مُفاعیلُ ؛ فَعولُن

(۲۲) مَفعولُ ؛ مُفاعیلُ ؛ مُفاعیلُ ؛ فَعولُان

(۲۳) مُفاعیلُ ؛ مُفاعیلُ ؛ مُفاعیلُ ؛ فَعولُن

(۲۴) مَفعولُن ؛ فاعِلُن ؛ فَعولُن

(۲۵) مَفعولُن ؛ فاعِلُن ؛ فَعولُان

ہزج ۔۴: بحر ہزج کی تقطیع کی مثالیں

نیچے بحر ہزج کی مختلف شکلوں کے اشعار کی تقطیع دکھائی جارہی ہے۔ اس کام میں اب تک کے مضامین میں استعمال کیا گیا ہوا طریقہ برقرار رکھا گیا ہے۔ اشعار کی تقطیع کی ترتیب میں کوئی نظام یا تکلف نہیں برتا گیا ہے۔ اس طرح مختلف اوزان کے اشعار کی تقطیع کی مشق نسبتاً آسان ہو جائے گی۔

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں (انشاؔ)
کَ مر باندے ہُ ئے چَلنے کُ یا سب یا رَ بیٹے ہے
مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں
بُ ہت آگے گَ ئے باقی جُ ہے تی یا رَ بیٹے ہے
مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

بھلا گردش فلک کی چین دیتی ہے کسے انشاؔ (انشاؔ)
بَ لا گر دِش فَ لک کی چَ نَ دیتی ہے کَ سے اِنشا

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

غنیمت ہے جو ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں

غَ نی مت ہے جُ ہم صورت یَ ہا دو چا رَ بیٹے ہے

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

عمل سے زند گی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی (اقبالؔ)

عَ مل سے زِن دَ گی بن تی ہ جن نت بی جَ ہن نم بی

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

یِ خا کی اَپ نِ فِط رَت مے نَ نوری ہے نَ ناری ہے

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے (اقبالؔ)

خُ دی کو کر بَ لن دِت نا کِ ہر تق دی رَ سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

خُ دا بن دے سِ خُد پوچے بَ تا تے ری رَضا کا ہے

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

تمھارا دل مرے دل کے برابر ہو نہیں سکتا (داغؔ دہلوی)

تُ مارا دِل مِ رے دل کے بَ را بر ہو نَ ہی سکتا

یہ شیشہ ہو نہیں سکتا ، وہ پتھر ہو نہیں سکتا

یِ شی شا ہو   نَ ہی سک تا   وُ پَت تر ہو   نَ ہی سک تا

مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

سمجھتے تھے اُسے ناداں مگر وہ تو بلا نکلا   (رونقؔ ٹونکی)

س َ ج تے تے   اُسے نادا   مَ گر وُ تو   بَ لا نکلا

کہ دُشمن بن گیا نام محبت منھ سے کیا نکلا

کِ دُشمن بن   گ یا نامے   مُ حَب بَت مُو   سِ کا نکلا

مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی (رام نرائن موزوںؔ)

غِ زالا تم   تُ واقف ہو   کَ ہو مجنو   کِ مرنے کی

دِوانہ اُٹھ گیا جس دم تو ویرانے پہ کیا گزری

دِوانا اُٹ   گ یا جس دَم   تُ ویرانے   پِ کا گُزری

مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

ستم کو ہم کرم سمجھے، جفا کو ہم وفا سمجھے   (ذوقؔ)

سِ تم کو ہم   کَ رَم سَم جے   جَ فا کو ہم   وَفا سَم جے

اور اِس پر بھی نہ سمجھے وہ، تو اُس بُت سے خُدا سمجھے

اُرِس پر بی   نَ سم جے وُ   تَ اُس بُت سے   خُ دا سَم جے

مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

تلاشِ قیس میں لیلیٰ نکل کر گھر سے یوں بولی (مصحفی)
تَ لا شے قے سَ مے لے لا نِ کل کر گَر سِ یو بو لی
گیا شاید وہ صحرا کو جو سونی لگتی ہیں گلیاں
گَ یا شا ید وُ صح را کو جُ سو نی لَگ تِ ہے گل یا
مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

اگر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے (غالبؔ)
اَ گر لِک وا ءِ کوئی اُس کُ خط تو ہم سِ لِک وائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے
ہُ ئی صُب حو رَ گَر سے کا نَ پر رَک کر قَ لم نکلے
مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

قلق گزرے ہے یہ دل پر کہ بس میں مرنے لگتا ہوں (جرأتؔ)
قَ لَق گز رے ہِ یہ دِل پر کِ بس مے مَر نِ لگ تا ہو
دکھانے میں جو صورت آپ کچھ عرصہ لگاتے ہیں
دِ کا نے مے جُ صورت آ پَ کُچ عر صا لَ گا تے ہے
مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

کہاں سے لاؤں صبر حضرت ایوب اے ساقی (شادؔ عظیم آبادی)
کَ ہا سے لا ءُ صبرے حَض رَتے اَی یو بَ اے ساقی
خم آئے گا، صراحی آئے گی، تب جام آئے گا

خُ مائے گا   صُ راحی آ   ءِ گی تب جا   مَ آئے گا
مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

رُخِ رَوشن کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں (داغؔ)
رُ خے رَوشن   کِ آگے شَم   عَ رَک کر وُہ   یِ کہتے ہے
اُدھر جاتا ہے دیکھیں یا اِدھر پروانہ آتا ہے
اُدَر جاتا   ہِ دیکے یا   اِدِر پَروا   نَ آتا ہے
مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے (اقبالؔ)
ہَزاروسا   لَ نَرَگس اَپ   نِ بےنوری   پِ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وَر پیدا
بَ ڑی مُشکل   سِ ہوتا ہے   چَ مَن مے دِی   دَ وَر پے دا
مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

نہیں آتی جو یاد اُن کی تو برسوں تک نہیں آتی (حسرتؔ موہانی)
نَ ہی آتی   جُ یادُن کی   تُ بَرسوتک   نَ ہی آتی
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں
مَ گَر جَب یا   دَ اا تے ہے   تُ اَکثر یا   دَ اا تے ہے
مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا (غالبؔ) نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

ہَوِس کو ہے نِشاطے کا رَکا کا نَہو مَرنا تُ جی نے کا مَ زا کا

مُفاعیلُن مفاعیلُن فعولُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولُن

ہے بس کہ ہر اِک اُن کے اِشارے میں نشاں اور (غالبؔ)

ہےبس کِ ہَرِک اُس کِ اِشارے مِ نِشا اَور

کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

کَرتے ہِ مُحَب بت تُ گُ زَرتا ہِ گُ ما اَور

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فعولاُن

کارگاہِ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے (غالبؔ) برقِ خرمنِ راحت خونِ گرمِ دہقاں ہے

کارَگا ہِ ہَس تی مے لالَ دا غَ ساما ہے بَرقِ خر مَ نے را حَت خونِ گر مِ دِہ قا ہے

فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن

اُس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک (مومنؔ)

اُس غے رَ تِ ناہی دَ کِ ہر تانَ ہے دی پک

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فعولُن

شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

شُع لاس لَ پک جاءِ ہِ اوازَ تُ دے کو

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

یارَب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات (غالبؔ)

یارَب نَ وُ سم جے ہِ نَ سم جے گِ مِ ری بات

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولان

دے اَور دِل اُن کو جو نہ دے مجھ کو زباں اَور

دے اَور دِلُس کو جُ نَ دے مُجُ کُ زَبا اَور

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولان

کیفیتِ چشم اُس کی مُجھے یاد ہے سوداؔ (سوداؔ)

کے فی یَ تِ چَش مُس کِ مُ جے یادَ ہِ سَودا

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

ساغر کو مِرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

ساغَر کُ مِ رے ہاتَ سِ لے نا کِ چَ لا مے

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

کیا جانئے بیٹھا ہے کہاں جا کے وہ جرأتؔ (جرأتؔ)

کا جانِ عِ بے ٹاہِ کَ ہا جا کِ وُ جُراَت

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

اک چاند سی صورت کا مجھے دھیان لگا کر

اِک چادَ سِ صورَت کَ مُ جے دان لَ گا کر

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

محفل میں مرے ذکر کے آتے ہی وہ اُٹھے (مومنؔ)

محِ فل مِ مِ رے ذِک رَ کِ اا تے ہِ وُ اُٹ ٹے

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فعولُن

بد نامیٔ عشاق کا اعزاز تو دیکھو

بد نامِ ءِ عُش شاق کَ اِع زا زَ تُ دے کو

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

نوازش ہائے بے جا دیکھتا ہوں (غالبؔ) شکایت ہائے رنگیں کا گلا کیا

نَ وازِش ہا ءِ بے جا دے کَ تا ہو شِ کایت ہا ءِ رَن گی کا گِ لا کا

مُفاعیلُن مُفاعیلُن فعولُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن فعولُن

کہتے ہوئے ساقی سے حیا آتی ہے ورنہ (غالبؔ)

کہ تے ہُ ءِ ساقی سِ حَ یا اا تِ ہِ وَرنہ

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

ہے یوں کہ مجھے دُردِ تہِ جام بہت ہے

ہے یو کِ مُ جے دُردِ تَ ہے جامَ بُ ہت ہے

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

کب تک تری شوخی سے شوخی کو حجاب آئے (ہوسؔ لکھنوی)

کب تک تِ رِ شوخی کو شوخی سِ حِ جا با ئے

مَفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

اے فتنۂ بیداری تو آئے تو خواب آئے

اے فِت نَ ءِ بے داری توا اءِ تُ خابا ئے

مَفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

اِک وار میں شمشیر کے ہوتے ہیں سبکدوش (رونق ٹونکی)

اِک وارَ مِ شَم شی رَ کِ ہوتے ہِ سُ بُک دوش

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فعولان

سُن لیجئے قصہ ہے بہت مختصر اپنا

سُن لی جِ ءِ قِص صہ ہِ بُ ہت مُخ تَ صَ رَپ نا

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیل فَعولُن

وہ چپ ہے جو نہ ہوتا تھا تہ ِ دار و رَسن خاموش (ولی محمد)

وُ چپ ہے جو نَ ہوتا تا تَ ہے دارو رَسن خاموش

اسی کی چپ سے گویا ہو گئی ہے انجمن خاموش

اُسی کی چپ سِ گویا ہو گَ ئی ہے اَن جُ من خاموش

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلان

بجھی جاتی ہیں قندیلیں توہّم کی (مصطفےٰ زیدی) طلوعِ عقل ِ خاور ہے جہاں میں ہوں

بُ جی جاتی ہِ قن دی لے تَ وَہ ہُم کی طُ لوعے عَق لِ خاوَر ہے جَ ہا مے ہو

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن

کوئی ہنستا ہوا سورج پسِ دیوارِ تاریک (افتخار عارف)

کُ ئی ہَس تا ہُ وا سورَج پَ سے دی وا رِ تاریک

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولان

فروزاں ہو تو دیواریں گرائیں گے نہیں کیا

فَ روزا ہو تُ دی وارے گ رائے گے نَ ہی کا

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولُن

نئے آہو ، نئے صحرا، نئے خوابوں کے امکاں (افتخار عارف)

نَ ئے آ ہو نَ ئے صح را نَ ئے خا بو کِ اِم کا

نئی آنکھیں نئے فتنے جگانا چاہتی ہیں

نَ ئی آ کے نَ ئے فِت نے جَ گا نا چا ہَ تی ہے

مُفاعیلُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولُن

ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے (اقبالؔ) بتا کیا تو مرا ساقی نہیں ہے

تِ رے شی شے مِ مے باقی نَ ہی ہے بَ تا کا تو مِ را ساقی نَ ہی ہے

مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولُن

نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے (انورؔ دہلوی) پسینہ پوچھیے اپنی جبیں سے

نَ ہم سم جے نَ آ پا ئے کَ ہی سے پَ سی نہ پو چِ ئے اپ نی جَ بی سے

مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولُن مُفاعیلُن مُفاعیلُن فَعولُن

سرہانے   میرؔ   کے   آہستہ   بولو (میر تقی میرؔ) ابھی ٹُک روتے روتے سو گیا ہے

سِ رانے می   رَ کے اا ہس   تَ بولو   اَبی ٹک رو   تِ روتے سو   گَ یا ہے

مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   فَعولُن   مُفاعیلُن   مُفاعیلُن   فَعولُن

بلا رہا ہے کون مجھ کو چلمنوں کے اُس طرف (شہریار)

بُ لا رَ ہا   ہِ کون َ مُج   کُ چل مَ نو   کِ اُس طَ رَف

مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن

مرے لئے بھی کیا کوئی اُداس و بیقرار ہے

مَ رے لِ ئے   بِ کا کُ ئی   اُداس بے   قَ را رَ ہے

مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن

نظر نظر کو ساقیٔ حیات کہتے آئے ہیں (نشورؔ واحدی)

نَ ظَر نَ ظَر   کُ سا قِ ئے   حَ یا تَ کہ   تِ اا ئے ہے

مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن

ان انکھڑیوں کو میکدے کی رات کہتے آئے ہیں

اِ نَگ ڑِ یو   کُ مے کَ دے   کِ را تَ کہ   تِ اا ئے ہے

مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن   مُفاعِلُن

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے (غالبؔ)

عَ جَب نِ شا   طَ سے جَل لا   دَ کے چَ لے   ہِ ہم اا گے

مُفاعِلُن   مُفاعیلُن   مُفاعِلُن   مُفاعیلُن

کہ اپنے سائے سے سر پانوٗ سے ہے دو قدم آگے

کِ اَپ نِ سا ءِ سے سر پا وُ سے ہے دو قَ دم اا گے

مُفاعِلُن مُفاعیلُن مُفاعِلُن مُفاعیلُن

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دِل اَگر پڑا پایا (غالبؔ)

کہ تِ ہو نَ دے گے ہم دِل اَگر پَ ڑا پا یا

فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن

دِل کہاں کہ گم کیجے، ہم نے مدعا پایا

دِل کَ ہا کِ گم کی جے ہم نِ مُد دَ عا پا یا

فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن

ذکر اُس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا (غالبؔ)

ذِک رَ اُس پَ ری وَش کا اَور پر بَ یا اَپ نا

فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن

بن گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا

بَن گَ یا رَ قی با خر تا جُ را زَ دا اَپ نا

فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن

یوں تو ہم زمانے میں کب کسی سے ڈرتے ہیں (خمار بارہ بنکوی)

یو تُ ہم زَ ما نے مے کب کِ سی سِ ڈَ رتے ہے

فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن

آدمی کے مارے ہیں، آدمی سے ڈرتے ہیں

اادمی کِمارےہے اادمی سِڈَرتےہے

فاعِلُن مُفاعیلُن فاعِلُن مُفاعیلُن

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیرِ اُمم کیا ہے (اقبالؔ) شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر

اتُجْ کُ بَتاؤمے تَق دِی رِ اُمَم کاہے شَم شی رُ سِناں اَوَل طاؤسُ رُباباخر

مفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن مفعول مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

یہ عشق نہیں آساں اتنا ہی سمجھ لیجئے (جگرؔ مرادآبادی)

یہ عِش ق نَہی ااسا اِت ناہِ سَ مَجْ لی جے

مَفعول مُفاعیلُن مَفعول مُفاعیلُن

اک آگ کا دَریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

اِک ااگ کَ دَریاہے اُرڈُوبَ کِ جاناہے

مَفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

گو ایک ہی فتنہ ہے قامت بھی قیامت بھی (فانیؔ بدایونی)

گو اےکَ ہِفِت نہ ہے قامت بِ قِیامت بی

مَفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

کم ہو تو قیامت ہے، بڑھ جائے تو قامت ہے

کم ہوتُ قِیامت ہے بڑ جاءِ تُ قامت ہے

مَفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

اک موجِ ہوا پیچاں اے میرؔ نظر آئی (میرتقی میرؔ)

اِک موجِ ہَواپےچا اَےمی رَ نَظَراائی

مَفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

شایدکِ بَہارائی زَن جی رَ نَظَراائی

مَفعولُ مُفاعیلُن مَفعولُ مُفاعیلُن

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام (اکبؔرالہ آبادی)

ہم ااَہ بِ کرتےہِ تُ ہوجاتِ ہِ بدنام

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولان

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

وہ قَتَل بِ کرتےہِ تُ چرچانَ ہِ ہوتا

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

گل پھینکے ہے اَوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی (سوؔدا)

گل پےکِ ہِ اَوروکِ طَرَف بل کِ ثَمر بی

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو اِدھر بھی

اےخانَ بَرَان دازِ چَ من کُچ تُ اِدَر بی

مَفعولُ مُفاعیلُ مُفاعیلُ فَعولُن

ــــــــــــــــــــــــــــــــ

رہنے لگی اُن کی یاد ہر دَم (حسرتؔ موہانی) اب اَور ہمیں رہے گا کیایاد

رِہ نے لَ گی اُن کِ یا دَ ہر دَم اَب اَور ہَ مے رَہے گ کا یاد

مَفعولُ مُفاعلُن فَعُولُن مَفعولُ مُفاعِلُن فعولان

ہزج۔ ۵: اختتامیہ

قارئین سے التماس ہے کہ اگر اُن کو اِس مضمون میں کوئی خامی یا غلطی نظر آئے تو اس سے راقم الحروف کو آگاہ فرمادیں۔کوشش تو یہی رہتی ہے کہ ممکنہ حد تک کوئی غلطی نہ سرزد ہو جائے لیکن مضمون کی پیچیدگی کے پیش نظر کوتاہی کا امکان ہمیشہ ہی موجود رہتا ہے۔انشااللہ جب مضامین کو کتابی صورت دی جائے گی تو قارئین کے اٹھائے ہوئے سارے سوالات کا جواب شامل کر دیا جائے گا اور جملہ اغلاط کو بھی درست کر دیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆